إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

اخبار الحکم

نمبر ۱۴ و ۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ و ۱۳ جون ۱۸۹۸ع | جلد ۲

ٹریکٹ سیریز

اسلام کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا میرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں۔ جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے سرمن (خطبہ) اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل برذبح اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا میرزا صاحب کی بعض لطیف و مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب بخوشی توجہ کریں۔ تو بکثرت شائع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے ممد ہوجاویں۔ اور سو سو ٹریکٹ ۹ روپیہ صدی کے حساب سے خریدلیں۔ تو دس ہزار ایک مہینے میں شائع ہوسکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کردیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ کا ہر ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم کیا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا میرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ ہم ہی اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبروں میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں اگر ہمارے احباب بھی مل کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں پوری سو درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

کتب موجودہ دفتر الحکم

تفسیر سورۃ نبت موسوم بہ موعظۃ الحسنہ قیمت بلامحصول ۱؎
محمود کی آمین دوسرا ایڈیشن۔ قیمت ۱؎

کتب زیر تالیف و ترتیب

تفسیر سورۃ والعصر از عالیجناب امام الزمان سلمہ الرحمان
رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء

الانذار۔ ایک منظوم رسالہ مصنفہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی جس کے آخر میں بطور ضمیمہ چودھری رستم علی کورٹ انسپکٹر کی ایک فارسی نظم شامل ہے۔ زیر طبع ہے۔

منیجر الحکم کی معرفت ہر قسم کے ریشمی ازار بند سیح بند۔ پراندے۔ ہر قیمت کے مل سکتے ہیں۔

ولایتی چٹھی

نمبر ۵

چونکہ بندہ کچھ تو سفر اور کچھ بیماری کا ماندہ تھا اس لئے آرام کی پڑی۔ اسجگہ تو سونا مناسب نہ جانا کیونکہ شور وغل کی وجہ سے نیند کا بیکو آنے لگی تھی آخر اُنکے افسر جمعدار کو بلوا کر کہا کہ ایک آدمی مجھے دو کہ سرائے میں چھوڑ آوے چنانچہ اس کی وساطت سے میں سرا میں پہونچا اور وہیں صبح کی۔ کراچی کی سرائے بہت عمدہ سرا ہے۔ اسکے وسط میں ایک چھوٹا سا باغیچہ اور ایک پانی کا نلکا ہے۔ اور ایک کونہ میں پائےخانہ وغیرہ بہت عمدہ بنا ہے جس سے مسافر کو بہت کم تکلیف ہوتی ہے۔ اور ہر مسافر کے لئے ایک عمدہ وسیع کوٹھری پتھر کی عمارت کی ہے۔ جس میں ایک دریچہ اور ایک دروازہ ہے۔ دروازے عمدہ اور مضبوط ہیں اور کل کوٹھری بھی اچھی محفوظ ہے۔ فرش پکا چونے کا ہے۔ چارپائی بھی کرایہ پر مل جاتی ہے۔ اور اس کا انتظام ایک مسلمان کے ہاتھ میں ہے۔

صبح کو ٹھکر بندہ پھر اسی مکان میں آیا جہاں قلی لگ تھے۔ اور ایک کو ساتھ لیکر اپنے مہربان اور مربی محسن بابو صاحب بابو حسین بخش صاحب سپروائزر یوگنڈا ریلوے کے مکان پر پہونچا۔ یہاں پہونچتے ہی خبر سُننے میں آئی کہ جہاز تین دن کے بعد روانہ ہوگا۔ کیونکہ افریقہ کی طرف ہندوستان سے برٹش انڈیا کمپنی کے جہاز جاتے ہیں صرف ایک جہاز برکن لائن کا چلتا ہے۔

برٹش انڈیا کمپنی وہ کمپنی ہے جس کا ٹھیکہ یوگنڈا ریلوے کے ساتھ ہے اور سامان وغیرہ ممباسہ پہونچا دینے کا کام اسکے ذمہ ہے۔ دراصل جہاز کی روانگی کی تاریخ آج ہی ۱۵ فروری تھی مگر کمپنی کو ایسی دقتیں پیش آگئی تھیں کہ مجبوراً اسے مقررہ تاریخ کے بعد ہی جہاز روانہ کرنا پڑا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ اس مہینے کے آغاز میں ہی (مقررہ تاریخ یاد نہیں) سوائے جہازوں کے کپتان کے باقی کل افسران وغیرہ و ملاحان نے ایک ماہ پیشتر نوٹس دیا ہوا تھا کہ اگر ہماری تنخواہ میں اضافہ نہ کیا جائے گا تو ہم کام بند کردیں گے۔ وہ تاریخ پہونچتے ہی اس کمپنی کا جو جو جہاز جہاں جہاں جس بندر پر تھا وہیں کھڑا رہا اور ان لوگوں نے خدمات جہاز سے انکار کردیا اسی وجہ سے ہمارا جہاز بھی روانہ نہ ہو سکا۔ سنا گیا کہ چونکہ اس کمپنی نے ڈاک پہونچانے کا ٹھیکہ بمبئی سے کراچی تک کا لیا ہوا تھا اس لئے اُس ایفائے عہد کی خاطر چھ ہزار روپیہ کسی اور جہاز کو دیکر ڈاک کراچی پہونچائی گئی تھی۔

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہاز کے انتظام کی کچھ تفصیل ہدیۂ ناظرین کردیجائے۔ سو واضح ہو کہ اکثر بڑے جہازوں میں ایک چیف افسر اور تین چھوٹے افسر جنکو فسٹ آفیسر سیکنڈ آفیسر تھرڈ آفیسر کہا جاتا ہے ہوتے ہیں۔ اور ایک چیف انجنیر اور اسی ترتیب سے اس کے ماتحت تین ۳ انجنیر ہوتے ہیں جنکو فسٹ سیکنڈ اور تھرڈ انجنیر کہتے ہیں۔ ایک کلرک ہوتا ہے اور ان سب کے اوپر افسر کپتان جہاز ہوتا ہے۔ چیف انجنیر جہاز کی ہر ایک کل اور پرزے اور مشین کا ذمہ وار ہوتا ہے اور دوسرے افسران سامان لادنے اتارنے حساب کتاب درست رکھنے ہر ایک چیز بک شدہ کو اس کے مقررہ مکان پر پہونچانیکے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ ان افسروں نے کُلی طور پر اپنے آپ کو کپتان کے حوالہ کیا ہوا ہوتا ہے اور اس کی اطاعت میں محو رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ رات دن کی خدمات کے علیحدہ علیحدہ خلاصی لوگ ہوتے ہیں جن کی تعداد ۴۰ چالیس تک ہوتی ہے۔ ان میں بعض مثل جمعدار یا ہیڈ جمعدار کے ہوتے ہیں جنکو سرنگ اور ٹنڈیل کہا جاتا ہے۔ کل خلاصی ان دو عہدہ داران سرنگ اور ٹنڈیل کے کہنے میں چلتے ہیں اور ان ہر دو کو انپر کامل اختیارات ہوتے ہیں۔

اسوقت ہم اتنی ہی تفصیل بیان کرکے باقی کو کسی آیندہ آرٹیکل پر چھوڑتے ہیں جہاں بڑی تفصیل سے انتظام جہاز کا بیان کریں گے۔ جہاز کی رکاوٹ کے اسباب کے لئے چونکہ اتنی ضرورت تھی اس لئے ان کا بیان کیا گیا۔ چونکہ حسب ضوابط جہازرانی کوئی جہاز سفر نہیں کرسکتا جبتک اُس میں کم سے کم تین افسر یعنے ایک کپتان اور دو اور نہ ہوں اور جس جہاز نے روانہ ہونا تھا اس میں سے افسر حسب نوٹس کام چھوڑ گئے تھے اسلئے مقررہ تاریخ سے تین دن کے بعد جہاز کی تاریخ روانگی قرار پائی۔

محمد افضل - ۱۷ اپریل سنہ ۹۸ء

افریقہ کے سانپوں کا تھوک

ماہ اپریل سنہ ۹۸ میں تین چار کیس ہسپتال میں ایسے آئے جنکی آنکھوں میں سانپ نے تھوک دیا تھا۔ یہاں کئی اصلی باشندے جنکو سواہلی کہتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ اگر سانپ تمھارے مقابلہ پر آوے تو تم اُس آنکھوں کا نشانہ کرکے تھوک دو تو وہ اندھوں کی طرح ہوکر بھاگ جاویگا ورنہ وہ تمھاری آنکھوں میں تھوک دیگا۔ اُنکی اس کلام کو ہر ایک فرد بشر ایک تمسخر کی نظر سے دیکھتا تھا۔

کچھ دن ہوئے کہ ممباسہ کے میڈیکل آفیسر صاحب کلنڈنی ہسپتال کے یوروپین وارڈ میں ایک بیمار کا علاج رات کو کر رہے تھے کہ انکو چارپائی کے تلے ایک سانپ جو کوبرا کی قسم سے تھا نظر آیا۔ انھوں نے دوسرے ملازمین کو بلاکر ایک لکڑی منگوائی اور اسکو اس لکڑی سے ضرب ماری۔ جونہی کہ انھوں نے لکڑی ماری فوراً اپنی آنکھوں میں ایک سخت سوزش اور خارش محسوس کی اور آنکھوں کے کھولنے پر اپنے آپ کو قادر نہ پاکر وہ نیٹو وارڈ کی طرف دوڑے اور آکر ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحب میاں رحمت علی کو جگاکر کہا کہ سانپ نے میری آنکھ میں تھوک دیا ہے مجھے زندگی کی امید نہیں۔ اگر میں اس سے مرجاؤں تو اخبار میں یہ آرٹیکل ضرور دیدینا کہ فلاں فلاں میڈیکل آفیسر سانپ کے تھوکنے سے مرا ہے۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحب کو چونکہ کبھی ایسے مریض سے واسطہ نہیں پڑا تھا اس لئے وہ خود بھی حیران تھے مگر تجربہ اور عقل خداداد نے جسنے انکو یہاں اعلیٰ سے اعلیٰ آفیسر سے لیکر (باقی آیندہ)

دلچسپ چٹھیاں

نمبر ۲

کوئٹہ - ۱۰ رمئی سنہ ۹۸ء حضور اقدس

السلام علیکم - میرے ایک مسلمان دوست کے دل میں سوال پیدا ہوا ہے کہ جب کوئی حاکم یا استاد اپنی رعایا یا شاگرد کو کسی قصور کے واسطے سزا دیتا ہے تو اس کا مطلب یہہ ہوتا ہے کہ آیندہ کے واسطے اسکو ہدایت ہو اور اُسے معلوم رہے کہ اگر میںنے اس فعل کا اعادہ کیا تو پھر بھی اسی طرح مستوجب سزا ٹھہروں گا۔ لیکن جس صورت میں کہ ہم جانتے ہیں کہ قیامت کے بعد پھر ہمیں اسی دنیا میں نہیں بھیجا جاویگا جہاں مگر ہم روز قیامت کی اس سزا سے جو ہمیں اس دنیا کے گناہوں کے واسطے دیجاوے گی فائدہ اٹھاویں۔ اسواسطے ظاہر ہے کہ قیامت میں جو سزا ہمکو موجودہ گناہوں کے واسطے دی جاوے گی آیندہ کی زندگی کے واسطے باعث عبرت نہیں ہو سکتی لہذا معلوم ہونا چاہیے کہ پھر اُس سزا سے کیا مفاد متصور ہے اسواسطے خدمت والا میں التماس ہے کہ از راہ ذرہ نوازی مندرجہ ذیل پتے پر مندرجہ بالا سوال کا جواب لکھکر مشکور و ممنون فرمائیے۔

پتہ یہ ہے میر حسین علی دفتر کمشنر صاحب بہادر
کوئٹہ بلوچستان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالےٰ رب رحمن رحیم مالک اور احکم الحاکمین ہے۔ اُسکے سارے کام حکمت و رحمت کے بھرے ہوئے ہیں۔ بعض نادان چاہتے ہیں کہ ان تمام حکمتوں کو جو غیر محدود ہیں اپنی محدود عقل میں پھنسا دیں۔ یہ دنیا تمام آیندہ آنے والے امور کے لئے نمونہ موجود ہے۔ یہاں ایک بہشت اور ایک دوزخ موجود ہے پھر غور کرو موجود چیز سے انکار ہو سکتا ہے؟

ایک شخص نے زنا کیا اور اسی آتشک میں گرفتار ہوا جو اوسکے ساتھ مرنے دم تک موجود رہے یا ایک نادانی سے اپنی آنکھ پھوڑ لی یا اپنے آپ پر [illegible] تو اب دیکھو تمام عمر اس دوزخ سے نجات نہیں پاتا۔ اسطرح الٰہی نعمتوں سے بعض ایسے آسودہ ہیں کہ مرتے دم تک اونہیں خورم و خورسند ہیں یہہ واقعات ہیں انکا انکار محال ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آیندہ کی ہدایت کا ہونا ہی ضروری نہیں کیونکہ جب اس سزا یاب کا خاتمہ ہی سزا میں ہوگیا تو اب ہدایت یاب ہونا کیا معنے رکھتا ہے۔ آپنے فرمایا ہے کہ سزا کا مطلب یہہ ہوتا ہے کہ آیندہ ہدایت یاب ہو۔ چنانچہ ہر بدی اپنی ذات میں خاصیت رکھتی ہے کہ بدی کرنیوالے کو دکھہ دے اور نیکی میں خاصہ ہوتا ہے کہ وہ سکھہ دے۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں سے نیکیاں بھی ہر روز ہوتی ہیں اور بدیاں بھی اس لئے لوگ سکھوں اور دُکھوں میں مبتلا ہیں۔

جن لوگوں کے لئے جہنم بنا ہے اونکے اعمال کے خواص ایسے ہیں کہ جہنم جاویں۔ یہہ نظارہ قدرتی نہر اور درختوں میں دیکھو اونکا بعض حصہ جلانے اور کاٹ دینے کے قابل ہے بعض حصہ حفاظت کے لایق ہے۔

چونکہ بہشت طیب اور ہر طرح سے آرام کی جگہ ہے اس لئے ایسے بدکار جن میں بے آرامی کے زہریلے مادہ ہیں بہشت کے قابل نہیں انمیں سے جو جہنم جاویں گے بعض ایسے ہونگے جنکو جہنم کی آگ پاک و صاف کر دے گی اور اُن مواد کو جلا دیگی جو بے آرامی کے باعث ہیں اور وہ بہشت میں چلے جاویں گے۔ اسکی مثال بعینہ ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایسی زہریں کہا لیں یا ایسے بُرے کام کئے جنکے باعث وہ کوڑہ ہو گیا یعنی جذام میں مبتلا ہو گیا اب اس کو ہڑے کو اوس وقت تک تندرست اور صحیح لوگوں سے الگ کیا جاویگا جب تک روہمیں جذام کا مادہ موجود رہے جب وہ مادہ کسی تدبیر سے جلاب یا مصفیات سے دور ہو گیا تو تندرستوں میں شامل کیا جاویگا اور اگر بالکل سڑ گیا اور نکما ہو گیا تو ہمیشہ کے لئے اچھے تندرستوں سے علیحدہ رہیگا۔ آپ اسی مثال پر غور کرکے پھر مجھے اطلاع دیں دوزخ اصلاح کا سامان ہے جیسے جذام خانہ مثلاً والسلام نور الدین ۱۳ مئی ۱۸۹۸ء

پاک شاعری

قرآن شریف

(از ملفوظات منشی سید امجد علی صاحب اشہری)

خدا ہنوز خدا تھا نہ تھا کوئی مظہر — نہ عرش و فرش نہ لوح و قلم نہ جن و بشر
اندھیرے گھپ کے سوا کچھہ نظر آتا تھا — ہوا جو نور نگن بام سپہر پر نیّر
ضیائے نور کے شستے ادہر اُدہر پھیلے — شب سیاہ سے پیدا ہوا بیاض سحر
نکالا رات سے دن اور دن سے نکلی رات — بچھی زمین ہوئے مہر و مہ ضیا گستر
بنایا کیسے کسی کو خبر نہیں اسکی — نہ ہم وہاں تھے نہ تم تھے نہ کوئی جن و بشر
خدا ہی جانے بنے کس طرح یہ ارض و سما — یہ خاک آتش و آب و ہوا بنے کیونکر
بسیط اور مرکب کی لاکھہ بحثیں ہوں — مگر ہیں سب یہ طلسمات عقل سے باہر
ہوئے بسیط جو ترکیب ساز روح و جسد — ہوئے جو اپنے ہیولا سے رونما یہ صُور
ہزاروں شکلیں میں باقی نہیں ہے ایک سی ایک — ہوا ہے شکل جُدی بات جُدا پیکر
ہر ایک چیز کی صورت نئی نیا نقشہ — ہر ایک شے کا تفاوت بتا رہی ہے نظر
جناب آدم سے آئے یہاں آدم صفی اللہ — ہیں گذر رہے سال نہیں سات ہزار کچھہ اوپر
خدا نے بھیجے رسولان محترم کتنے — محمد عربی ہیں ہمارے پیغمبر
ہوا صحیفہ کامل حضور پہ نازل — نام مصحف و قرآن کہلا ہوا اشہر
اسی کتاب نے ابواب غیب کھولے ہیں — یہی کتاب ہوئی رہنمائے جملہ بشر
فصاحتوں سے اسی کی عرب ہوا عاری — یہی ہے معجزہ بہر جناب پیغمبر
بلاغتوں کو اسی کی کہا ادیبوں نے — بجز خدا کے نہیں یہ کبھی کلام بشر
ہزاروں ہوگئے حافظ ہزار ہا ہی ہیں — کوئی کتاب کسی کی یاد ہوگی یوں ازبر
کبھی ہوا نہیں یہ اہتمام دنیا میں — کبھی ہوا نہیں محفوظ یوں کوئی دفتر
ہزار نسخوں میں دیکھو تو ایک ہی صورت — ہزار نسخوں میں ڈھونڈو تو ایک زیر و زبر
عرب میں روم میں فارس میں چین جاپان میں — یمن میں مصر میں کابل میں ہند میں گھر گھر
جہاں تلاش کرو ایک ہی سا ہے قرآن — نہیں کسی میں تفاوت کرو ہزار نظر
کلام ہے یہ خدا کا خدا ہی حافظ ہے — وُہی رہیگا محافظ جہاں میں تا محشر
شروع علیے سی ہے اور سنن پہ تکلم ہوا — سمجھہ لو بس ہے یہی نکتہ خرد پرور
مسائل فقہا اس سے ہیں کچھ مستنبط — دلائل حکما اس سے لیجیے سر تا سر
اسی سے کی ہے زکوٰۃ و صلوٰۃ کی تعلیم — اسی نے روزہ و حج کی دکھائی ہے منظر
یہی جہاد کی بانی ہوئی زمانے میں — اسی نے جنگ سے واجب کیا ہے سب و خدر
اسی نے ہم سے کہا یوں اٹھو نہ تم تا — نہوں جہاد کی جب تک شرط سب ظاہر
اسی نے فتح کی وا لفتح میں خبر دی ہے — اسی نے کھول دیے باب خندق و خیبر
یہی ہے رائت اسلام کے لئے پرچم — اسی کے نام پہ لکھی گئی ہے فتح و ظفر
یہی ہے شقہ فردوس بہر ہر مومن — یہی ہے رقعہ دوزخ برائے ہر کافر
لڑائی لڑتے تھے ہم جیسے آجکل یورپ — کبھی تھی تم تھے ہر وقت تیغ و تیر و تبر

اسی نے ہم کو بتائیں سلوک کی باتیں ۔ اسی سے آج ہیں وابستہ عالم پر

اسی نے ہم کو کیا بادشاہ روئے زمیں ۔ اسی نے ہم کو کیا روشناس ہر کشور

کیا اسی نے ہماری معاشرت کو درست ۔ کیا اسی نے ہمیں [illegible] جہاں کو سراسر

اسی نے ہم کو دکھا ہر جگہ رہ سیدھی ۔ کبھی نہ بھولیں گے ہم جوش کا کوئی خوگر

کرو کسی سے جو تم عہد تو کر دو پورا ۔ اور کسی سے نہ جب تک [illegible]

جو کوئی تم سے لڑے تو لڑو نہیں [illegible] ۔ جو صلح ہو تو رہو تم کہ شیر و شکر

اسی کی بدولت ہوئے ہیں ہم جہانداری ۔ اسی کے [illegible]

اسی نے ہم کو بتائے اصول بیع و شرا ۔ اسی نے ہم کو سکھائے قواعد دفتر

اسی کے لطف نے [illegible] کر دیا روشن ۔ اسی کے سائے میں فرقہ آیا تا سر

کئے [illegible] مبادی [illegible] ۔ ہوا اسی سے گلستان [illegible]

اسی نے کفر کی ظلمت کو میٹ کر چھوڑا ۔ اسی کے دور میں بت ہر مقام کے توڑے

اسی کے معجزے [illegible] ۔ اسی کے معجزے ہیں روشناس ہر کشور

یہی ہے غوث یہی ہے مغیث جہاں ۔ یہی ہے قطب جنوب و شمال سراسر

جہاں میں تاکہ رہے اسلام اظہری قائم ۔ رہے کلام خدا زیب مسجد و منبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اپنی جماعت کو نصیحت کرنے کیلئے ایک ضروری

اشتہار

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی انکے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقتہ نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر انکے وجود میں نہ رہے۔ گورنمنٹ برطانیہ جسکے زیر سایہ انکے مال اور جانیں اور آبروئیں محفوظ ہیں بصدق دل اسکے وفادار تابعدار رہیں۔ اور تمام انسانوں کی ہمدردی انکا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بیجا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بد صحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو انکے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے یا اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں ہے یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اسکی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھکر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔

یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہکر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کیساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ایسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مریگا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکیگا۔

چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔ اور تمہارے

اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔ میرے دوست جو میرے پاس قادیان میں رہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تمام انسانی قویٰ میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی ملکر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جاتے۔ لہذا ہم پر یہہ واجب اور فرض ہوگا کہ اگر ہم کسی نسبت کوئی شکائیت سنیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے اور بیہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا اور پھر وہ ہمارے ساتھہ اور ہمارے دوستوں کے ساتھہ نہیں رہ سکے گا۔

ابھی میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکائیت سنی تھی کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے ہیں اور بعض ایسے تھے کہ انکی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلا توقف اُن سب کو یہاں سے نکال دیا ہے کہ تا دوسروں کو ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ اگر شرعی طور پر ان پر کچھہ ثابت نہ ہوا تاہم میں اس کارروائی کے لئے اسی قدر کافی تھا کہ انکی نسبت شکائیت [illegible] کہ اگر وہ راستبازی میں ایک روشن نمونہ دکھاتے تو ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص ان کے حق میں بول سکتا۔ میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ درحقیقت اُن لوگوں میں سے نہ تھے جنہوں نے راستبازی کی تلاش میں ہماری ہمسائیگی اختیار کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے طیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اس کے ساتھہ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں ایسا ہی قانون قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں اُنکے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ دنیا پر ظاہر کریں گے۔ والسلام۔ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

اصلاح خیالات کے لئے وقت مطلوب ہے

(گذشتہ نمبر سے آگے)

پس ریفارمر (مصلح) کی شناخت کا یہ بھی ایک معیار اور نشان ہے کہ وہ اپنے مشن کو پورا کرنے اور اپنی تبلیغ کو لوگوں تک پہونچانے میں مختلف ذرائع اور تدابیر کو سوچتا رہتا ہے پس اونکی مختلف کوششیں۔ مختلف حکمت عملیاں اسی امر کی روشن دلیل ہیں کہ وہ ہمیشہ اسی ادھیڑبن میں رہتے ہیں کہ قوم اور ملک کی اصلاح کے موزوں کونسے وسائل کام میں لائے جائیں تاکہ [illegible] بار آور ہوں اور اپنے نقش قوم کے دلوں پر چھوڑیں۔ اسلئے اون لوگوں کی سوانح عمریاں پڑھنے سے پتہ لگتا ہے جو مختلف اوقات میں مختلف ممالک اور مختلف قوموں کی ریفارم کے لئے آئے کہ انہوں نے کہاں تک قومی اور ملکی مذاق کے موافق اور زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے تبلیغ کی راہیں نکالی ہیں۔ مختلف انبیاء علیہم السلام کو جو جو پیغمبر ہوتے ہیں مختلف قسم کے نشانات اور معجزات جو دئے گئے ہیں انکی تہہ میں بھی یہی فلاسفی کام کرتی ہے کہ اونکو جو خوارق اور نشانات ملے ہیں وہ قومی مذاق اور حسب تقاضا و زمانہ تھے۔ بالآخر ان ریفارمروں کی مساعی مشکور اور تدابیر کارگر ہوئی ہیں۔ اور قوم کو گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لے آئے اور کامیابی کا زرین تاج اونکے سر پر رکھا گیا۔ اور دنیا اور زمانہ پر ثابت ہوگیا کہ آخر کار راستباز ہی فتح پاتے ہیں۔

بہت سے اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن پر انکشاف حق ہو جاتا ہے لیکن وہ یا تو اپنی کمزوریوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اوسی دقیانوسی تقلیدی رسی میں پھنسائے رکھتے ہیں یا عمداً اپنی بات کی پچ اور ضد ہی ایک حجاب ہو جاتی ہے اور امر حق کے اظہار میں یہ خیال ہو جاتا ہے کہ دوست۔ اقربا۔ بھائی بند طعنہ زنی کریں گے۔ دنیا ہنسیگی۔ امر حق کو اونکا کانشنس قبول کر لیتا ہے لیکن اوہام اور تعلقات خارجیہ اون کو کھلم کھلا قبول حق سے روکتے ہیں۔ اس کا بیان قرآن کریم نے ایک موقع پر نہایت ہی لطیف پیرایہ میں فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلماً وعلواً (سورۃ النمل) مگر آخر کار حق اونکی قوت ممیزہ پر غالب آ ہی جاتا ہے اور اونکے اندر ایک ایسی زبردست تحریک ہوتی ہے کہ وہ علی الاعلان اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں آہ! صد آہ!! ہم سالہا سال تک غفلت اور غلطی ہی میں رہے۔

یہ امر بھی اس موقع پر ہم بیان کر دینے کے قابل سمجھتے ہیں کہ عمدہ اور پاک اصلاحی خیال شخص واحد ہی کے دل میں القا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک وقت آجاتا ہے کہ تمام سوسائٹی کے اکثر افراد میں وہ پھیل جاتا ہے اور اسکی وہی مثال ہے جیسے پہاڑ سے ایک چشمہ نکل کر ندیاں اور نہریں بناتا چلا جاتا ہے اسی طرح ہر زمانہ میں ریفارمر اور مجدد ایک ہی ہوتا ہے لیکن وہ تھوڑے ہی عرصہ میں تبدل خیالات کے کرشمے سے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو اپنا ہم خیال بنا لیتا ہے جس طرح جہاز یا ٹرین کی ایک ہی دخانی قوت بہت سے چھوٹے چھوٹے سٹیمروں اور گاڑیوں کو کھینچے لئے جاتی ہے۔ ٹھیک اسیطرح

ایک مجدد اور ریفارمر تمام اُمت اور قوم کی گاڑی کو اپنی ہمت کے پہیوں اور اولوالعزمی و استقلال کے کاندہے سے کہینچکر منزلِ مقصود پر لے جاتا ہے۔

سچے ریفارمر اور مصلح کی زندگی پر ذرا غور کرو۔ قوم اور ملک کیسا ہی جہالت اور اندہکار میں مبتلا ہو اور رباطی تقلید کے حلقے میں کیسا ہی اسیر کیوں نہو؟ لیکن ایک سچا ریفارمر کبھی بہی مایوس اور نا امید نہیں ہوا کہ قوم کے خیالات نہ بدلینگے اور وہ راستی پر نہ آئیگی! کیونکہ خدا تعالیٰ جس شخص کو ریفارمر اور تجدید کا خلعت پہناتا ہے اوسکے دل میں امرِ حق اور صواب کا نور اور اشراق بہی بہر دیتا ہے۔ جو انسانی قلوب پر اپنا اثر اور عکس اور پرتو ڈالتا ہے۔ وہ عکس اور پرتو ہی مجددانہ اور مصلحانہ خیالات تو ہوتے ہیں۔ جو رفتہ رفتہ دلوں میں گہر کر جاتے ہیں پس مجدد اور مصلح کو اپنی صداقت اور نورِ قلب پر بہروسہ اور اطمینان ہوتا ہے کہ خواہ کیسی ہی مخالفت اور مزاحمت ہو مگر میں بالآخر ضرور کامیاب ہونگا۔

یہہ امر بھی مرکوزِ خاطر رہنا چاہیئے کہ ریفارمر ہمیشہ زمانہ کی حالت اور ضرورت کیموافق پیدا ہوتے رہے ہیں جب دنیا میں کثرت سے برائیاں پہیل جاتی ہیں۔ اور خیالاتِ عامہ عوام کو خرابی کے دریا میں ڈبونے لگتے ہیں اوسوقت فی الفور ایک خضرِ وقت پیدا ہوتا ہے جو قوم کو ہلاکت کے ورطہ سے نجات دیتا اور ساحلِ مراد پر پہونچا دیتا ہے۔ اور یہی قانونِ قدرت اور استمراری عادۃ اللہ ہے کہ کہ جب بخاراتِ ارضیہ نے نہائت تراکم اور ہجوم کے ساتہہ صعود کرنا شروع کیا ہے فی الفور بارش ہوئی ہے۔

عمدہ اور مقدس خیال کے ساتہہ ہی تمام دقیانوسی تاریک خیال خود بخود مٹتے چلے جاتے ہیں۔ دیکہہ لو اندہیری رات کو ساری خدائی پر محیط ہو جاتی ہے لیکن ایک آفتاب کے طلوع ہونے پر سب کا سب کافور ہو جاتا ہے اور روشنی کا طلسم آنکہوں کے سامنے عیان ہو جاتا ہے۔ اوسوقت جو باتیں رات کی تاریکی میں پوشیدہ اور مخفی تہیں اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہیں اور انکی حقیقت اور ماہیت پوری کہل جاتی ہے۔

بہت سے ایسے انسان دیکہے گئے ہیں جو بظاہر ناحق پر ہیں لیکن اونکا دل ہر وقت تجسس اور ٹٹول میں لگا رہتا ہے اور یہ ایک مسلم بات ہوتی ہے کہ جس قدر آگ دور ہوتی ہے اوسیقدر دہواں کم اوٹہتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو ہر ایک مخالف خیال کو غور سے جانچنے اور اوسکے مالہ وماعلیہ پر نظر کرتے ہیں کیونکہ انسان کے پاس عمدہ اور صحیح خیال اور غلط اور قبیح امر کو پرکہنے کے لئے بجز اسکے سرِ دست کوئی معیار نہیں افسوس اور شک تو یہی ہے کہ جب کوئی ریفارمر اصلاحِ خیالات کرنے کے لئے آتا ہے تو اوسکی باتوں پر توجہ نہیں کی جاتی اور اوسکے خیالات اور مقالات کو مجنونانہ بڑ کہا جاتا ہے اور اگر شقاوت اور بدبختی نے زیادہ ساتہہ دیا تو تکفیر اور تفسیق تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اسقدر امور کے بیان کے بعد یہہ امر اب بالکل صاف اور روشن ہے کہ اس زمانہ میں اصلاحِ خیالات کے لئے جو مجدد مامور ہوکر آیا ہے۔ اوسکی صداقت اور شناخت اون نشانات کے ذریعہ جو ہم اس مضمون میں بیان کر آئے ہیں نہائت وضاحت سے ہو سکتی ہے۔ ہاں شرط یہہ ہے کہ آنکہوں میں دیکہنے کی طاقت اور دل میں سوچنے کی توفیق ہو۔ ورنہ جس طرح ایک اندہا اور نابینا سورج کی بابت کچہہ نہیں معلوم کر سکتا ایسا ہی وہ تاریک دل کچہہ نہیں سوچ سکتا۔ اور جسطرح ایک اندہے کے نہ دیکہنے سے سورج کے وجود کا انکار نہیں ہو سکتا اوسی طرح کسی کور چشم کے انکار پر مجدد الدہر کا انکار فضول ہے۔ زمانہ کی حالت اور ضرورت پر لحاظ کرو کہ کیسی آگ لگ رہی ہے اخلاقی۔ سوشل حالت ملک اور قوم کی کسقدر گر گئی ہے اوس پر بہت کچہہ نوحہ سرائی ہو چکی ہے ایسا ہی اعتقادی اور عملی حالت میں اسقدر خلل آگیا ہے اوس پر مرثیہ خوانی ہو رہی ہے۔

اسلام پر مخالفانِ مذہب نے جو حملے کئے ہیں اونکے بیان کرنے کے لئے ایک زبردست دل گردہ کی حاجت ہے آریوں۔ برہموؤں۔ فلسفیوں اور دہریوں نے اپنے اپنے رنگ میں اسلام کو تاریکی کا جن بنانا چاہا ہے عیسائیوں نے خصوصیت سے کوئی دقیقہ اسلام کے استیصال کا فروگذاشت نہیں کیا اور اپنے مشن کے لئے اونہوں نے جائز اور ناجائز وسائل کی بہی پرواہ نہیں کی ایسی حالت میں ہمکو یا کسی کو ذرا بہی شکوہ اور رنج کا موقع نہوتا اگر ان مصائب کا خاتمہ یہیں تک ہوتا مگر افسوس تو یہہ ہے کہ ہمارے اسلام کے برگزیدہ پیشواؤں کے زمرہ نے جو طوفان قیامت خیز برپا کر رکہا ہے وہ خدا جانے مسلمانوں کی کسی بدبختی اور نامرادی کا نمونہ ہے۔ یہ لوگ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی زینت دینے والے تہے یہ فرقہ ہماری ڈوبتی ناؤ کا ملاح تہا یہ جماعت اس گئے گذرے زمانہ میں ہمارے رہے سہے حوصلے بڑہانے والی تہی یہہ گروہ ہماری ٹوٹی ہوئی کمر دیں کیواسطے مسیحا تہا یہی طائفہ تہا جس سے مسلمانوں کی آئندہ بہتری منصور تہی یہہ خدا کے نیک بندے متوکل باللہ ہماری خستہ حالی ہماری نکبت اور ہماری فلاکت کے دور کرنے کا آلہ تہے مگر افسوس صد افسوس!! اُنہوں نے اپنی مشیخت مآبی میں آکر اسقدر تکبر اور تعصب سے کام لیا کہ ناچار کہنا پڑتا ہے۔

ہر کس از دستِ غیر نالہ کناں
سعدی از دستِ خویشتن فریاد

انکی سرد مہریوں اور قومی بے پروائیوں سے جو کچہہ مذہب اور اہلِ مذہب پر اثر ہوا ہے اسکی شکائت کس سے کریں اون کے تکبر اور تعصب اور باہمی ضد و عداوت نے اونکو اتنی فرصت ہی نہیں دی کہ وہ اسلام اور قرآن کی کچہہ خدمت کر سکیں۔ ایسی حالتمیں اور ایسے وقت میں اگر خدا تعالیٰ اسلام کی مدد نہ کرتا اور آسمانی نور نازل نہ فرماتا تو دنیا پر ایک عالم آشوب طوفان مچ جاتا۔

(باقی تیسرے نمبر میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنی جماعت کے لئے

ضروری اشتہار

چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اسکی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اسکی نوبت پہونچگئی اور عنقریب بفضلہ تعالیٰ لاکھوں تک پہونچنے والی ہے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ انکے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز انکو اہل اقارب کے بداثر اور بدنتایج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیرسایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہونچگئے ہیں اُن سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جبتک کہ وہ توبہ کرکے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں۔ اور اب یہ جماعت کسی بات میں اُن کی محتاج نہیں۔ مال میں دولت میں علم میں فضیلت میں خاندان میں پرہیزگاری میں خداترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناخوان اور تابع ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لایق نہیں جبتک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑیگا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سُن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں۔ اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز اُنکے اطمینان کے موافق لائق ہو۔ ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں۔ اور ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کیطرح تلاش کرینگے۔ اور حتی الوسع یہ خیال رہیگا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں۔ یا اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں اور سب سے زیادہ یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں۔ اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔ یہ کتاب پوشیدہ طور پر رکھی جائے گی اور وقتاً فوقتاً جیسی صورت میں پیش آئیں گی اطلاع دیجائے گی اور کسی لڑکے یا لڑکی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کیجائیگی جبتک اسکی لیاقت اور نیک چلنی ثابت نہ ہو جائے۔ اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسماء بقید عمر و قومیت بھیجدیں تا وہ کتاب میں درج ہو جائے۔ مندرجہ ذیل نمونہ کا لحاظ رہے۔ ۷ رجون ۱۸۹۸ء

نام دختر یا پسر نام والد نام شہر بقید محلہ وضلع عمر دختر یا پسر

الراقم
خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

انجمن حمایت اسلام لاہور کی نادانی کا نتیجہ

(مانی نے رد و زلف میں ہستی تمام کی
تصویر کھینچ سکی نہ سحر کی نہ شام کی)

کسی پختہ کار کا مقولہ ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ امہات المومنین نام ایک دل آزار رسالہ کی نسبت ہز آنر لفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت عالیہ میں ایک میموریل بغرض توجہ ارسال کیا تہا۔ باوجودیکہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا فرض تہا کہ وہ قبل ازیں کہ ایسا میموریل ارسال کرے عام مسلمانوں سے استصواب کرلیتی لیکن اوس نے اپنی شتابکاری سے گھمنڈ میں آکر نشیب و فراز کو نہ دیکھا اور میموریل بھیجدیا۔ اس پر جیساکہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے ہمارے سید و مقتدا جناب مرزا صاحب سلمہ ربہ نے اپنی کثیر التعداد جماعت کی طرف سے ایک میموریل بغرض اصلاح میموریل مرسولہ انجمن بھیجا لیکن اس پر انجمن کو اگر صدق نیت اور حمایت اسلام مقصود ہوتی تو مناسب تہا کہ اپنی غلطی کا اقرار کرتی اور اگر اپنے مرسولہ میموریل کو واپس نہ لیتی تو کم از کم اتنا تو کرتی کہ صبر اور خاموشی کے ساتھ جواب کا انتظار کرتی۔ لیکن اوس نے اپنی عقل و دانش پر اترا کر کبھی اوبزرور کے ذریعہ اور کبھی پیسہ اخبار کے قالب میں ایک ناصح مشفق پر منہ چڑایا۔

کاش اوسے معلوم ہوتا کہ آسمان پر تہوکا منہ پر آتا ہے۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اکثر ممبر خوب جانتے ہیں کہ سید نا مرزا صاحب کی جان و مال حمایت اسلام و دین حضرت خیر الانام کے لئے وقف ہے۔ پس وہ شخص جو خاص اسلام کے مردہ قالب میں جان ڈالنے کے لئے خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہو وہ اسلام کے لئے مفید اور غیر مفید امور صحیح اور یقینی طور پر بتلا سکتا ہے یا وہ قوم اور مجلس جو اپنی غرض و غائت صرف انگریزی پڑہنے پڑہانے ہی تک محدود رکھتی ہے۔ اور اسلام کی حمائت صرف برائے نام ایک ملمع سازی کے طور پر ہو۔ تاکہ عوام اہل اسلام کو کسی طرح تو گرویدہ کریں۔ انجمن حمائت اسلام ہم کو بتلائے کہ اوسنے کیا کیا اسقدر روپیہ جو مسلمانوں کا انجمن نے لیکر خرچ کیا اوس سے بجز اسکے کہ سکول اور کالج بنایا اور دین کی خدمت کے واسطے کیا کیا؟ کیا ناتمام تعلیم اسلام پر اوسے ناز اور بھروسہ ہے ہم مفصل آرٹکلوں میں انجمن کے کام کھول کر پبلک کے سامنے رکھدیتے۔ فی الحال ہم کو کسی اور مطلب پر بحث کرنا ہے۔ دینی مریض کا نبض شناس طبیب حاذق اسوقت اگر کوئی ہے تو وہ وہی مسیحا نفس امام ہے جو عالم ملکوت میں مسیح ابن مریم اور عالم اسباب میں میرزا غلام احمد

جاتا ہے انجمن کو خیال تھا کہ یہہ میموریل کچھہ اثر پیدا کرے گا۔ مگر واقعات بتلاتے تھے کہ گورنمنٹ سے ایسے معاملات میں امداد چاہنا گورنمنٹ ہی کی قدر نکرنا ہے۔ اور یہہ ایک وفادار اور عقیدت کیش انسان کا خاصہ نہیں ہوتا۔ انجمن نے اس کارروائی سے یہی نہیں کہ اپنے آپ کو بدنام کر لیا ہے ساتھہ ہی گورنمنٹ پر نکتہ چینی کا موقع جہلا کو دیا ہے۔ کیونکہ جاہل مطلق جب یہہ جواب گورنمنٹ کا دیں گے کہ گورنمنٹ اس لحاظ سے کہ قانون سڈیشن اس تحریر کے بعد پاس ہوا ہے کچھہ مداخلت نہیں کر سکتی تو اونکو گو رنج ہوگا جو بالکل فضول ہے۔ اور اگر اس قسم کا رنج کسی نے دل میں کیا ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ گورنمنٹ پر نہیں بلکہ انجمن حمائت اسلام کی نادانی پر کرے جو اپنے بادشاہ کی مزاج شناس نہیں۔ اور موقع اور محل پر کوئی کام نہیں کر سکتی کیونکہ گورنمنٹ نے جو جواب دیا ہے وہ بہت معقول اور مناسب ہے اور اسکے سوا گورنمنٹ کیا کر سکتی ہے۔ اوسکے نزدیک ہندو مسلمان۔ عیسائی برہمو سب مذاہب کے لوگ یکساں ہیں۔

انجمن حمائت اسلام اب بتلائے کہ وہ اس نقصان کی تلافی کیونکر کرے گی جو اس عرضداشت کے بہیجنے سے اسلام اور اہل اسلام کو پہونچا ہے۔ اب انجمن حمائت اسلام نہ تو مولف امہات پر کوئی استغاثہ کر سکتی ہے کیونکہ وہ پہلے اوسپر استغاثہ کرکے اوسکو سزا دلانی نہیں چاہتی اور نہ جواب ہی دے سکتی ہے کیونکہ جواب دینے سے باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے برائے نام یہ وعدہ دے رکہا ہے کہ مقدس مذہب اسلام کے معترضین کو جواب دینا پہلا کام ہے اوس نے یہ صاف طور پر اقرار کر لیا ہے کہ وہ آئندہ کے لئے جواب دینا پسند نہیں کرتی اور نہ اوس کے خیال اور فکر میں مہذب اور معقول جواب ہو سکتا ہے۔ انجمن حمائت اسلام کو دونوں حق حاصل تھے مگر خدا کی قدرت وہ اپنی نادانی سے دونوں کہو بیٹھی۔ اب مسلمانوں کو جو صدمہ اسکی اس حرکت سے پہونچا کیا اوسے حمائت اسلام ... اسلام۔ حمائت اسلام لاہور نے اہل

اسلام کو اس سے زیادہ رنج دیا ہے جو امہات کے مولف نے گالیاں نکال کر دیا تہا۔ اونبر لودر اور پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب بہی ذرا غور کریں اور انجمن حمائت اسلام کے ساتھہ شامل ہو کر ماتم کریں جسکی تائید میں وہ ایک مامور من اللہ پر نہایت بے باکی اور شوخی سے منہ آئے تھے۔ وہ اب دیکہیں کہ اونکی پولیٹکل معاملات کی واقفیت کہاں گئی؟ اونکے بارہ سالہ اور چہار سالہ تجربہ کدہر گئے؟ وہ جو ڈینگیں مارتے اور دونکی لیتے تھے اب کہاں ہیں؟ ذرا کچھہ تو بتلائیں۔ ہمکو افسوس اور سخت افسوس ہے کہ مسلمانوں کی حالت یہانتک گر گئی ہے کہ وہ ایک ناصح مشفق کی دلسوز باتیں سننے کی بہی طاقت نہیں رکھتے اب تو اونکو تجربہ نے بتلا دیا کہ پولیٹکل معاملات میں کس کی رائے صائب اور درست ہے۔ انجمن حمائت اسلام ہو یا کوئی اور وہ خوب کہیں کہ اونکی سعی کبہی بہی مشکور اور اونکی تدابیر کبہی بہی کارگر نہیں ہو سکتیں جب تک اسلام اور دین قویم کی حمائت کے لئے اون تدابیر پر وہ کاربند نہونگے جو حفاظت و حمائت دین کے لئے آنے والے مامور نے بتلائی ہوں بہرحال انجمن کی اس چال نے مسلمانوں کو بہت کچھہ نقصان پہونچایا ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ رنج اور نقصان اون کو پہونچ گیا ہوتا اگر ایک مرد صادق کی تحریر ساتہہ نہوتی اس میں کچھہ شک نہیں کہ انجمن حمائت اسلام کی طرف سے اب کلی مایوسی ہو چکی ہے اور شدید ترین صدمہ اور رنج کا انجمن کوئی مداوا نہیں کر سکتی جو بقول ممبران انجمن کتاب امہات سے مسلمانوں کو پہونچا۔ لیکن ہم اہل اسلام کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مایوس نہوں اونکے درمان کی تدبیر اور کامل تدبیر اور خطا نکرنے والی الہی تدبیر موجود ہے اور جو انشاء اللہ بہت ہی مفید ہوگی۔ غمخوار ملت و ہمدرد قوم جسکی زندگی اسی کام کے لئے وقف ہے اس رنج سے بے خبر نہیں وہ جیسا کہ اوس کے میموریل سے معلوم ہو چکا ہے اسبات پر آمادہ ہے کہ کسر صلیب کے لئے ایک دندان شکن

جواب اس بیباک مصنف کی تحریروں کا دے جس سے اسلام کا جلال ظاہر ہو اور حق کی ہیبت کی دہکار دکہا دے۔ مگر اے اہل اسلام انجمن حمائت اسلام کے ممبرو یاد رکہو اور خوب یاد رکہو کہ یہہ ذلت یہہ اہانت اوس اہانت کا ثمرہ ہے جو تم اوس مقدس بزرگ کی کرنا چاہتے تہے اب تمہارے پولیٹیشن کہاں ہیں تمہارے مدیر اور ایڈیٹر کدہر ہیں جو کہتے تہے کہ ایک گمنام شخص ہے قوم اوسکو پیشوا نہیں مانتی؟ قوم نہ مانے مگر تم بیدار ہو جاؤ اور نیند سے پیار نکرو وہ وقت آتا ہے کہ قوم کیا اسے غیر قومیں جانیں گی اور خدا اوسکو اثر و دبدبہ دیگا اسلام کا بول اگر بالا ہوگا اوسی شخص کے ذریعہ ہوگا جسے خدا نے کہا کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد! کیا انی مهین من اراد اهانتك کا نشان اس سے پہلے سرکش اور بدخواہ کی تذلیل سے تم نہ دیکہہ چکے ہے جو خود دیکہنا چاہا اور خاص اپنی ہی ذات پر آزمانا چاہا! بہرحال اب وقت گذر گیا اور انجمن حمائت اسلام اپنی شتاب کاری پر بیٹہی آنسو بہایا کرے موقع ہاتہہ سے نکل گیا۔

خدا کی شان دیکہو! یہہ بہی ایک حیرت انگیز اور زبردست خدائی نشان ہے کہ جس سلسلہ اور طریق پر یہہ لوگ خدا کے مرد پر استہزا کرتے تہے اوسی معاملہ میں خدا نے اونکو ذلیل کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اونکے اوس دعوے کو بہی غلط ثابت کر دکہایا جو وہ کرتے تھے یعنے حمائت اسلام اب حمائت اسلام کو کوئی موقع حاصل ہی نہیں کہ وہ امہات سے پہونچے ہوئے صدمہ کی تلافی کرے بجز اسکے جو ہم ابہی ذکر کریںگے۔

انجمن حمائت اسلام جواب کتاب کا نہیں لکہہ سکتی کیونکہ وہ جواب دینا چاہتی نہ تہی۔ استغاثہ نہیں کر سکتی کیونکہ اوسکا مقصود نہ تہا۔ اون کو خیال تہا کہ گورنمنٹ اشاعت روکدیگی وہ ہوا نہیں کیونکہ قانون اجازت ندیتا تہا۔ اور اگر گورنمنٹ روکبہی دیتی تو مفید بہی نہ تہا کیونکہ اشاعت کی جو غرض تہی وہ پوری ہو چکی۔ پس اسقدر وقت

اٹھانے کے ابداب بھی اگر انجمن یا اوسکے رفیق ہمیشہ وغیرہ نہ سمجھے تو سخت افسوس رہیگا و یگا۔

اب انجمن اگر اپنی سرخروئی چاہتی ہے تو اوس کے لئے بجز اسکے اور کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ سیدنا مرزا صاحب کی تدبیر پر اب بھی کاربند ہو۔ اور اونکے ساتھ ہوئے اور جس وقت فریاد درد جو سیدنا مرزا صاحب کی طرف سے ایک اتمام حجت اور ابلاغ ہے شایع ہو تو سب سے پہلے ساتھ دینے والی انجمن حمائت اسلام ہوجاوے تو وہ رنج اور ذلت دور ہوسکتی ہے جواب اس شتاب کاری سے اوسکو پہونچی ہے۔ ہم ابھی نہیں بتلاسکتے کہ فریاد درد میں کیا ہوگا کیونکہ عنقریب وہ انگریزی اور اردو میں ایک کثیر التعداد شایع ہوئی ہاں اتنا کہدیتے ہیں کہ اگر قوم نے اوس پر کان نہ دہرا اور روگردانی کی تو وہ وقت دور نہیں کہ خدا تعالیٰ سے محادل ٹھہرے کیونکہ سیدنا مرزا صاحب کی فریاد اکارت نہیں جانے کی۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ سید الاصفیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور حرمت کو ظاہر کرنے کے لئے کی جاوے۔

ہم مسلمانوں کو بشارت دینا چاہتے ہیں کہ امہات المومنین سے جو صدمہ اونکو پہونچا ہے وہ بہت جلد مبدل بہ مسرت ہوجاویگا کیونکہ امام الوقت نے اوسکا جواب لکھنے کا عزم بالجزم کرلیا ہے اور نہ صرف اوسکا جواب بلکہ آجتک جسقدر اعتراضات اسلام پر نصاریٰ نے کئے ہیں اون سب کا استیصال کیا جاویگا انشاء اللہ بحولہ۔

آخر میں ہم انجمن حمایت اسلام پیسہ اخبار اور پنجاب اوبزرور کو مخاطب کرکے یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی باتوں پر

استہزا کرکے تو آپ لوگوں نے
نتیجہ دیکھ لیا۔ اب آؤ۔
امر حق سے منہ نہ موڑو۔
اسلام کی خدمت کرنا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک آسمانی نشان

اور

گورنمنٹ کا شکریہ

اور

قوم سے مختصر سا خطاب

{ بنگر اے قوم نشانہائے خداوند کبیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر }

ابھی پچھلے کالموں میں ہمارے ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ انجمن حمائت اسلام کے میموریل دربارہ امہات کا جواب گورنمنٹ پنجاب نے نہایت مناسب طور پر دیا ہے کہ قانون سڈیشن سے پہلے کی تحریر ہے اس لئے گورنمنٹ اوس پر توجہ نہیں کرسکتی۔ اور یہہ بھی ہمارے ناظرین کو معلوم ہوچکا ہے کہ اس میموریل کی اصلاح کی غرض سے بظاہر مخالف ہمارے سید و مقتدا جناب امام الزمان سلمہ الرحمان نے بھی ایک میموریل ارسال فرمایا تھا جسکی رسید گورنمنٹ کے حضور سے آگئی ہے ہم گورنمنٹ پنجاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اوسنے حضرت اقدس کے میموریل پر پوری توجہ فرمائی۔ اور تمام مسلمانوں کو ایک فائدہ عظیم پہونچایا۔ گورنمنٹ اگر انجمن کے میموریل کے موافق کتاب کی اشاعت بند کردیتی تو اس سے اسلام پر سخت اعتراض آنیکو تھا جسکا ذکر حضرت اقدس نے اپنے میموریل میں بوضاحت کیا ہے اب اس فیصلہ سے مسلمانوں کو ہر طرح سے اس کتاب کے معقول۔ موزون اور مہذب جواب دینے کی گنجائش حاصل ہے۔ اس لئے لاگ اور عادل گورنمنٹ کا شکریہ بہر کیف ہر مسلمان پر لازم تھا۔ اگر کوئی شخص اس جواب پر جو انجمن کو ملا ہے [illegible] ہو تو یہہ اوسکی غلطی اور حماقت ہے کیونکہ اگر کچھ اپنی نادانی سے ماں سے آگ سے [illegible]

کی درخواست کرے یا چھری مانگے تو ماں ہرگز ہرگز نہ دیگی پس انجمن حمائت اسلام نے یا اوسکے دوسرے رفقا نے اپنی نادانی سے ایسا ہی کیا تھا مگر مہربان ماں سے بھی بڑھکر عزیز گورنمنٹ نے مسلمانونکو بدلہ میں ایسی بیش قیمت اور واجب القدر چیز دی جسکا شکریہ آسان کام نہیں اس لئے ہم نہائت مسرت سے بھرے دل کے ساتھ پھر ایک بار شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور اپنی قوم کو مخاطب کرکے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ یہہ ایک خدا تعالیٰ کا نشان ہے جو امام الوقت کے ہاتھ پر ظاہر ہوا ہے پس یہہ وقت ہے کہ سجدات شکر بجالاؤ۔ اور تکذیب اور استہزا سے باز آؤ۔

کیا پولیس تھانہ

توجہ نکریگی ؟

{ ہم نے مانا کہ تغافل نکروگے لیکن
خاک ہوجائیں گے ہم تمکو خبر ہونے تک }

ہم کو چنداں ضرورت نہ تھی کہ ایسے معاملات پر قلم اٹھائیں جو کسی شخص واحد کی ذات سے متعلق ہوں لیکن یہہ امر ہمارے فرض منصبی سے بعید اور دور ہے کہ ہم اون وقعات اور معاملات سے چشم پوشی کریں جو بظاہر کسی خاص شخص کی ذات سے وابستہ سمجھے جاتے ہوں لیکن حقیقت میں اونکا تعلق پبلک سے ہو۔ ایسے شخص کے حالات و مقالات کبھی بھی چشم پوشی کے قابل نہیں ہوسکتے جسکا تعلق عام لوگوں سے ہو۔ اور جسکا اثر اونکے جان و مال اور عزت پر پڑتا ہو۔ پس ہم ایک ادنے کنسٹبل سے لیکر ڈیوک اور امپیرر تک کے اس چال چلن کی خبر لگائی اور [illegible] کرسکتے ہیں جنکا تعلق پبلک سے ہے نہ ہم کو ایسی رائے زنی سے قانون باز رکھہ سکتا ہے اور نہ

اخلاق مانع ہوتا ہے لہذا ہم جو کچھ لکھیں گے۔ وہ نیک نیتی اور خیر خواہی کی بنا پر لکھیں گے۔ اور اس بات کی ہم کو پرواہ نہوگی کہ نہ یا بادہ تحصیلدار نے یا تھانہ دار نے یا کیا ہے اور کیا ہے۔

یہہ امر غالبًا پولیس ڈیپارٹمنٹ کی لائے اتھارٹیز خصوصًا ضلع گورداسپور کے سررشتہ پولیس کے ذمہ وار آفیسر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں جو ایک معمولی قصبہ ہے آجکل حاکم علی نام ایک کنسٹیبل متعین ہے۔ ہم کو اس شخص کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ آیا خاص ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع نے اوسے متعین کیا ہے یا پولیس سٹیشن بٹالہ کے مہتمم نے۔ مگر اوس نے عام طور پر یہہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں صرف جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان اور اوسکی جماعت کے حالات خفیہ طور پر لینے کے لئے مقرر ہوں۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کا راز دار یعنے خفیہ پولیس کا کوئی ممبر اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتا اگر ایسا کرے تو لاریب وہ گورنمنٹ کے ایک عظیم الشان پولیٹیکل راز کو ظاہر کر کے تہ و بالا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ قومی نمک حرام اور ملکی غدار ہے اور اوسے ایک بڑی بھاری ذمہ واری کے لئے کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ پس اس شخص کا اپنے تئیں ایسا مشہور کرنا اگر در حقیقت وہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک فرمان پر یہ اور عقیدت کیش خاندان کے بے ضرر ممبر اور دنیا میں امن اور سلامتی پہیلانے والے انسان کے حالات کی نگہداشت کے لئے مقرر ہے بہت ہی خطرناک ہے اور وہ ایک زبردست جرم کا مرتکب ہے۔ مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اوسکے ایسے اظہار سے بجز اسکے اور کوئی غرض مقصود نہیں معلوم دیتی کہ وہ چاہتا ہے کہ بیجا اور ناجائز طور پر اپنا رعب ڈال کر اپنا پیٹ پالے۔

گو ہر کہ احساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ اوس مسلم وفادار خاندان کے چشم و چراغ ہیں جو ایک آشوب وقت میں گورنمنٹ برطانیہ کی ہواخواہی اور جان نثاری میں عملی طور پر ثابت قدم نکلا ہے۔ ہم کو اس موقع پر اس امر کی صراحت کی ضرورت نہیں معلوم دیتی کہ کیونکہ اس مرد خدا نے گورنمنٹ انگلشیہ کی اوس سچی وفاداری کا جو اوس کے رگ و ریشہ میں شیر مادر کے ساتہہ ساتہہ سرایت کر گئی ہے ثبوت دیا ہے اور کسقدر متعدد کتب و رسالجات میں اس امر کا اعلان کیا ہے اور مسلمانوں کے بعض خام خیالوں کا قلع قمع کیا ہے۔ اور نہ ہم اس قدر گنجائش دیکھتے ہیں کہ اون پاک اصولوں اور مقدس تعلیموں کا ذکر کریں جو یہہ سلامتی کا شہزادہ اپنے ساتہہ تعلق رکہنے والوں کو دیتا ہے۔ اور کیونکر اونہی اس امر کو مقدم کر رکہا ہے کہ اوسکے ساتہہ تعلق رکہنے والا جب تک امن اور سلامتی کی راہیں اختیار نکریگا اور ہر ایک قسم کی ضرر رسانی اور شرارت اور فتنہ و فساد سے پرہیز نکریگا اوس کے ساتہہ رہ ہی نہیں سکتا چنانچہ ابہی اواخر مئی ۱۸۹۸ء میں جو اشتہار اپنی جماعت کے لئے نکالا ہے اس امر پر شاہد ہے اور ہم نے بہی اوسے کسی دوسرے مقام پر درج کیا ہے اور نہ یہہ امر یہاں بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ اوسکے ہاتہہ پر ہاتہہ رکہنے والے لوگ کوئی اوباش۔ دنی الطبع اور مشتبہ چال چلن کے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے گورنمنٹ عالیہ کے معتمد علیہ۔ تاجر۔ تعلیم یافتہ۔ اور ہر پیشہ اور فن کے ممتاز آدمی ہیں۔ پس اوسکی نسبت یا اوسکی جماعت کی نسبت ایسے خیالات ظاہر کرنا تو خام خیالی اور رونائیت طبع ہے اور خود گورنمنٹ سے یہہ امر پوشیدہ نہیں ہے ہم خوب جانتے ہیں کہ ہماری محسن گورنمنٹ کو اس برگزیدہ جماعت اور اوس کے مقدس امام کی نسبت کیا خیال ہے۔

یہہ امر تو بطور ایک جملہ معترضہ کے آگیا اب ہم پہر اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ یہی حاکم علی کنسٹیبل جسکی ایک ادنی سی کارگزاری کو باوجود دیکہ اوسمیں بہی اوس نے کوئی اعلیٰ درجہ کا کام نہیں کیا۔ بلکہ جب بدمعاشوں سے مقابلہ ہوا تو منہ تاکتا رہ گیا۔ لیکن پہر بہی ہم نے اوسکی دوڑ دہوپ کو ضائع نہیں کیا اور اوسکی مشکوری بذریعہ اخبار ظاہر کی۔ (جیسا اوپر ظاہر کیا گیا ہے اپنے تئیں خفیہ پولیس کا ممبر ظاہر کر کے ایک ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اگر اسکی ان حرکات کو ذرا زیادہ وسیع کر دیا جاوے تو تخویف مجرمانہ کی حد تک اوسکا پہونچ جانا مشکل نہیں ہے۔

ہم کو اس امر کا بہی خیال نہ ہوتا کہ وہ اپنے آپ کو گورنمنٹ کا راز دار کہہ کر اس راز کو (اگر کوئی ہو) ظاہر کرنے کا ارتکاب کرتا ہے مگر ان سب پر طرہ تو یہہ ہے کہ اوس نے جہوٹی رپورٹوں کے ارسال کرنے میں مشق کرنی چاہی ہے۔ اور چونکہ وہ مرزا نظام الدین جو مرزا سلطان احمد نمبردار قادیان کا کارندہ ہے کے ہاں کہانا وغیرہ کہاتا اور اور روزمرہ کی ضروریات کا فائدہ اٹہاتا ہے اس لئے وہ زیادہ تر اونکے اثر اور تربیت کے اندر کام کرتا ہے۔

اور وہ وقت دور نہیں کہ ہم کو اون خوفناک سازشوں کے اسرار کھولنے پڑیں جو قادیان کے کسی دیوان خانہ میں ہوتی ہیں اوس وقت پولیس اور گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے خوفناک انسان امن عامہ میں خلل اندازی کرنے والے موجود ہیں۔

اس لئے جو کچھ ادہر سے اشارہ ہوتا ہے یہہ کٹ پتلی کی طرح اونکے ہاتہہ پر ناچتا ہے۔ ہم حیران تہے کہ بدمعاشوں کی کثرت اور آئے دن قادیان میں نقب زنی کی وارداتیں کیوں ہوتی ہیں۔ بظاہر دکہایا جاتا تہا کہ پولیس نہائت توجہ اور محنت سے کام کرتی ہے اور اسی وجہ سے ہم کو کسی گذشتہ اشو میں لکہنا پڑا۔ مگر اب ہم اون تمام اسرار اور راز ہائے نہانی کو کہولکر گورنمنٹ اور پبلک کی توجہ کے لئے روز روشن میں رکہدیں گے جو ان وارداتوں کی تہ میں کام کرتے ہیں۔ اور اسی لئے ہم اپنی اوس ڈائری کو جسکے بہیجنے کا ہم وعدہ کر چکے ہیں چند روز اور کے لئے ملتوی کرتے ہیں۔ اس مختصر

ع۱ اب دو تین روز سے برائے نام چھوڑ دیا ہے

مضمون میں ہم اون تمام امور پر بحث نہیں کرسکتے جو اس کنسٹیبل سے متعلق ہیں اسوقت ہم کو صرف ایک تازہ ترین واقعہ پر بحث کرنی ہے جو ۱۰ رجون ۱۸۹۸ء کو پیش آیا۔ قبل ازیں ہم اس واقعہ پر بحث اس میں صفائی بیان اور تفہیم مطلب کے لئے یہہ بیان کردینا ضروری ہے کہ چونکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب ایک خدا پرست اور دنیا اور دنیا کے منصوبوں سے بالکل الگ رہکر زندگی بسر کرنے والے انسان ہیں اس لئے مرزا صاحب کے بعض شرکا مثل مرزا نظام الدین وغیرہ نے کچھہ تو اس خیال سے کہ مرزا صاحب دنیوی جائیدادوں وغیرہ پر زیادہ زور نہیں دیتے اور عدالتوں میں جانا بہت ہی برا سمجھتے رہے ہیں اور کچھہ اس خیال سے کہ جناب مرزا صاحب اپنے بیٹے مرزا سلطان احمد سے دینی معاملات کی بنا پر محض ابتغاءً لمرضات اللہ کسقدر ناراض ہیں اور ادہر سلطان احمد کے تعلقات کچھہ رشتہ داری کی بنا پر اور کچھہ قرابت سابقہ کے لحاظ سے اور کچھہ اس بنا پر کہ نمبرداری کا کام نظام الدین کرتا ہے بہت کچھہ تعلق مرزا نظام الدین وغیرہ سے ہے اس لئے اونہوں نے مل ملاکر مرزا صاحب کے اکثر مکانات وغیرہ جو قابل تقسیم ہیں پر اپنا ناجائز قبضہ و دخل کر رکہا ہے جسکی اصلیت کہلنے کے دن آگئے ہیں اور آئے دن یہہ لوگ کسی نہ کسی بنا پر جناب مرزا صاحب کی مخالفت اپنا شیوہ اور فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ دراصل یہہ ۱۰ رجون کا واقعہ بہی اسی ضمن میں داخل ہے۔ جناب مرزا صاحب کی ایک زمین اونکے ہی قبضہ میں اونکے ہی مکان کے متصل پڑی ہے جس پر جناب مرزا صاحب کے مہمان خانہ کا پاخانہ اور درخت بہی ہے اوس پر آپنے ایک مرید مخلص کو اپنی رہائش کے لئے مکان بنالینے کی اجازت دی۔ یہاں تک کہ دیواریں قریبًا پانچ چہہ فیٹ تک تعمیر ہوگئیں اور کسی نے مزاحمت نہ کی۔ مگر ۱۰ رجون کو یکایک جب کہ چند آدمی ہماری جماعت کے وہاں کہڑے تہے اور دیوار تعمیر ہو رہی تہی۔ مرزا نظام الدین مع مرزا امام الدین مع چند چوہڑوں جنکے ہاتہہ میں ڈانگیں پکڑی ہوئی تہیں شور مچاتے اور فحش بولتے آموجود ہوئے۔ اور مزدوروں کو پکڑ کر اتار دیا۔ ہم بہی اوس موقع پر موجود تہے حاکم علی کنسٹیبل بہی لاٹہی لئے اونکے ساتہہ تہا اور اس ساری کارروائی سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ ساری کارروائی ایک سازش اور منصوبہ بازی کے طور پر ہوئی ہے۔

اب بجائے اسکے کہ وہ اس فریق کو روکتا جو ڈنڈے اور ڈانگیں لیکر آئے تہے خود اونکے ساتہہ ہوکر بدزبانی کرنے لگا اور گالیاں نکالتا رہا۔ اور ناجائز دباؤ ڈالنے لگا۔ جو آدمی اس موقع پر موجود تہے وہ اپنی عزت بچاکر چلے گئے کیونکہ جناب مرزا صاحب نے حکم دیا تہا کہ کچہہ ضرورت نہیں فساد نہو نہ پاوے۔ دیوار بند کرد و۔ بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرلیجاوے۔ اور ان چوہڑوں میں سے بعض مسلّم بدمعاش اور سزا یافتہ بہی تہے ان لوگوں کا انکے ساتہہ آنا کسی گہرے تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو ہم کو دوسرے وقت کہولنا پڑیگا۔

چنانچہ سب لوگ چلے گئے۔ اور وہ اس ارادہ وہاں تہے ہی نہیں۔ اس سفید جہوٹ بولنے والے کنسٹیبل نے نہ اپنے فرض منصبی کا لحاظ کیا اور نہ خدا کے خوف کو دلیں جگہہ دی سرتاسر جہوٹی رپورٹ کردی کہ یہاں بلوہ ہوجانے والا ہے اور مرزا امام الدین اور نظام الدین اکیلے ہیں اور چپانہ اور چنیں ہے۔ اور ادہر جناب مرزا صاحب اور مولانا مولوی نورالدین صاحب وغیرہ ہم معزز اور مقتدا بزرگوں کو متہم کیا کہ یہہ بلوہ کرنا چاہتے تہے۔

کسقدر تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ بالکل غلط بات حکام تک پہونچانے کی کوشش کی ہے اسکی وجہ بجز اسکے اور کچھہ نہیں کہ چونکہ مرزا صاحب کی طرف سے اوسے کبھی ایک سوکہا ٹکڑا بہی نہیں ملتا اور نہ وہ فضول اور اسراف کے طور پر ایسے لوگوں کو منہہ لگانا چاہتے ہیں اور ادہر نظام الدین کے ہاں سے وہ کہانا کہاتا اور بستر اور چارپائی تک لیتا بلکہ اکثر وہیں رہتا ہے اس لئے ناجائز طور پر اپنے منصبی فرائض سے بڑہ کر وہ ایک معزز اور مقتدا جماعت پر ناجائز حملے کرنے کو طیار ہوجاتا ہے۔ ایسی جہوٹی رپورٹوں سے ممکن ہے کہ ہم کو سخت صدمہ پہونچے اسی لئے ہم سررشتہ پولیس اتہارٹیز کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ وہ اس کے متعلق پوری توجہ کریں۔ اور ہم واقعات صحیحہ کی بنا پر اون سارے معاملہ کو روز روشن میں لانے والے ہیں جو پس پردہ ہو رہے ہیں۔ یہہ لوگ امن عامہ کے محافظ ہیں یا خود مخل ہونے والے ۱۰ رجون وہ بحثیت فریق موجود تہا نہ بحثیت نگران۔ ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر اس معاملہ نے طول پکڑا تو حاکم علی کو بجائے خود ایک سخت جوابدہی کے لئے کہڑا ہونا پڑیگا۔

اس لئے ہم ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کو عمومًا اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو خصوصًا توجہ دلاتے ہیں کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو اس معاملہ پر توجہ فرماویں۔ ورنہ یہہ شخص بہت خطرناک ثابت ہونے والا ہے۔

ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ خصوصیت سے یاد رکہیں کہ اسکے چال چلن اور عام معاملات کی جوابدہی خود اونکو کرنی پڑے گی۔ اور ہم اس امر سے بری الذمہ ہیں کیونکہ ہم نے اون کو قبل از وقت بذریعہ افیشل چٹہی کے اس انتظام پر توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ اگر اونہوں نے توجہ نکی تو ہم اوسی خط کو مع مناسب ریمارکس کے شایع کردینگے۔

اعتذار

کاتب کی دقت کیوجہ سے اخبار بدیر اور کم حجم پر شایع ہوتا ہے۔ آئندہ اس کمی کو انشاء اللہ پورا کیا جاوے گا ناظرین معاف فرماویں۔

(ایڈیٹر)

ضرورت

ہمکو ایک لائق کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۵ سے ۱۵ تک علی قدر لیاقت دیجاویگی۔ درخواست کے ساتہہ نمونہ آنا چاہیئے۔

(ایڈیٹر الحکم قادیان)

رسید زر

خاکسار ایڈیٹر الحکم نہایت شکرگذاری کے ساتھ اون معاونین کے زرچندہ کی رسید دیتا ہے جنہوں سے چندہ سالانہ اخبار الحکم بھیجکر کارخانہ کی اعانت فرمائی اور امید کرتا ہے کہ دوسرے احباب بھی اس قومی اور دینی کام میں دست ہمت بڑھا کر اوسے مشکوری کا موقع دیں گے۔

جناب منشی محمد علیشاہ صاحب مدرس غوطہ — سے
جناب مولوی محمد رضوی صاحب وکیل حیدرآباد دکن — سے
معرفت میاں نبی بخش صاحب کمپازیٹر شملہ — عہ
معرفت جناب مولوی عبدالکریم صاحب ڈاکٹر محمد اسمعیل ممباسہ — للعہ
جناب بابو محمد اسحاق صاحب سابق اورسیر ممباسہ — سے
جناب بابو رحمت علی صاحب ہاسپیل اسٹنٹ ممباسہ معرفت
معرفت بابو محمد افضل صاحب — للعہ
جناب بابو محمد افضل صاحب کلرک ممباسہ — للعہ
جناب حکیم شیخ نور محمد صاحب ہمدم صحت لاہور — سے
جناب چودہری محمد خان صاحب بزاز جستروال — سے
جناب شیخ عطا محمد صاحب چنیوٹ — سے
جناب شیخ مولا بخش صاحب ڈنگہ — سے
جناب زین الدین صاحب خلف ابراہیم صاحب بمبئی — سے
جناب مستری احمدالدین صاحب بھیرہ معرفت حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ — سے
جناب سید عبدالہادی صاحب اورسیر سولن ضلع شملہ — سے
جناب مخدوم محمد اعظم خان صاحب کوٹ احمد خان — سے
جناب منشی الہ دتا صاحب سیالکوٹ — سے
جناب منشی غلام قمر صاحب سیالکوٹ — سے
جناب منشی گلاب خان اورسیر راولپنڈی — سے
جناب منشی نواب الدین صاحب مدرس دینانگر — سے
جناب میاں احمدالدین صاحب چھاپہ گر ملتان — سے
جناب مولوی عزیز بخش صاحب بی اے ڈیرہ غازیخاں — سے
جناب بابو محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس کالکا — سے
جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب اسٹنٹ سرجن پٹیالہ — سے
جناب مرزا نیاز بیگ صاحب کلانور — عہ
جناب حکیم محمد حسین صاحب لاہور بہاٹی دروازہ — عہ

میاں محمد بخش صاحب چھاپہ گر ملتان — سے
جناب شیخ غلام نبی صاحب تاجر کتب راولپنڈی — سے
جناب ڈاکٹر بوڑیخان صاحب اسسٹنٹ سرجن قصور — سے
جناب منشی عبدالعزیز صاحب کلرک ... معرفت جناب مرزا احمد بخش صاحب — سے
جناب منشی جلال الدین صاحب پنشنر بلانی — سے
جناب مولوی حکیم نور محمد صاحب موکل معرفت جناب مولوی عبدالکریم صاحب — سے
جناب منشی روشن الدین صاحب سٹیشن ماسٹر ... معرفت جناب مولوی عبدالکریم صاحب — عمر
جناب محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین دہلی — سے
جناب محبوب عالم صاحب ہاسپیٹل اسسٹنٹ لاہور — عگ
جناب سید ناصر شاہ صاحب دیبی روڈ کشمیر — سے
جناب میاں محمد جان صاحب تاجر وزیرآباد — سے
جناب سردار سندر سنگھ صاحب دہرم کوٹ بگہ معرفت شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم — سے
میاں مہر دین وکرم دین لالہ موسیٰ — سے
بابو غلام محمد صاحب گلگت
شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد — سے
جناب شیخ محمد حسین صاحب ٹھیکہ دار نہر خانواہ — سے
جناب بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر معرفت حضرت اقدس سلمہ ربہ — سے
جناب پیر قیصر صاحب بٹالہ — سے
جناب منشی گلاب الدین صاحب مدرس رہتاس — ۸ر
جناب شیخ نظام الدین حکیم امرتسر — عہ
جناب ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب — سے
جناب بابو غلام محمد صاحب پولیٹیکل گلگت معرفت جناب حکیم فضل الدین صاحب بھیروی — سے
جناب بابو حیدر علی صاحب — سے
جناب میاں غلام محمد صاحب ضلعدار — سے
معرفت بابو محمد افضل صاحب ازاں بقیہ — للعہ

میزان کل مالعہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب لاہور — سے
معرفت مفتی صاحب — عہ

مالعہ

اسکے علاوہ رپورٹ جلسہ سالانہ بابت ۱۸۹۷ء کے لیئے معرفت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب

مندرجہ ذیل رقوم وصول ہو چکی ہیں۔
جناب چودہری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر ...
جناب پیر قمرالدین صاحب افسر مال کوہاٹ — عہ
جناب منشی نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم — سے

مرسلہ

سوالات جواب طلب

مندرجہ ذیل سوالات ہمارے پاس ... پہونچے ہیں انشاء اللہ اگلے اشاعت میں انکا جواب مرقوم ہوگا۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) مسیح علیہ السلام کی آسمان پر جانیکی قرآن شریف سے یہہ آیت دلیل ہے بل رفعہ اللہ الیہ۔ انی متوفیک ورافعک الی۔ وما قتلوہ وما صلبوہ کا ضمیر مسیح علیہ السلام کیطرف راجع ہے تو ضمیر بل رفعہ اللہ کے کیوں مسیح کیطرف راجع نہو اس میں انتشار ضمائر وارجاع ضمیر قبل الذکر لازم آتا ہے اور یہہ ناجائز ہے تمام کتب عربیہ اس پر متفق ہیں۔

(۲) انی متوفیک متوفی میں معنے حال اور استقبال کا ہے نہ ماضی کا اور استقبال میں آپکی وفات کے ہم بھی قائل ہیں۔ اور فلما توفیتنی میں قیامت کا ذکر ہے اس آیت کا اول آخر قرآن میں دیکھو۔

(۳) قرآن اور حدیث میں قیامت کے حالات بسبب تحقق وقوع کے بہت صیغۂ ماضی سے آئے ہیں وجاءت سکرۃ الموت بالحق۔ ونفخ فی الصور۔ وجاءت کل نفس معہا سائق وشہید

(۴) زکوٰۃ کا معنے ہے پاکی جیسا قرآن شریف میں فاردنا ان یبدلہما ربہما خیرا منہ زکوٰۃ واقرب رحما۔ قد افلح من تزکی۔ قد افلح من زکہا جب تک عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہے پاکی کے ساتھ مامور ہے۔

(۵) ہم بھی عیسیٰ علیہ السلام خلت کے قائل نہیں آپکے واسطے متوفی مرکز ...

(۶) خلت کا معنے فوت نہیں بلکہ گذر جانا زمانہ ماضی میں خواہ موت سے ہو خواہ آسمان پر جانے سے ہو۔ قرآن شریف میں ہے وقد خلت سنۃ الاولین۔ قد خلت من قبلکم سنن کیا سنت کیواسطے بھی موت ہوتی ہے۔

(۷) یہہ بات توراۃ کی نہیں بلکہ یہودیوں کا تحریف ہے کیونکہ قرآن شریف سے مخالف ہے ویقتلون الانبیاء بغیر حق۔

باقی آئندہ